

کمال یہ تھا کہ وہ ایسی کسی چیز کا روادار نہ ہوتا، مثلاً ایک آہ سرد کھینچتا اور جان دے دیتا۔ افسوس کہ اس نے انتظار کیا، ایک بڑھیا شیریں کی موت کی جھوٹی خبر لائے۔ وہ سنے، پھر تیشہ مار کر اپنے آپ کو ہلاک کرے۔



کہتے ہو نہ دینگے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجیے ہم نے مدعا پایا
عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
درد کی دوا پانی درد بے دوا پایا
دوستدار دشمن ہے اعتمادِ دل معلوم
آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا
سادگی و پُرکاری بخودی و ہشیاری
حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا
غُنج پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا

حال دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی
ہم نے بار بار ڈھونڈھا تم نے بار بار پایا
شورِ نپدناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
آپ سے کوئی بوجھے تم نے کما مزا پایا

۱۔ شرح : اے محبوب! تم کہتے
ہو کہ تیرا دل کہیں پڑا پائیں گے تو
واپس نہ دیں گے، لیکن ہمارے پاس
دل ہے ہی کہاں کہ گم ہو۔ وہ تو ہم پہلے
ہی دے چکے ہیں، البتہ آپ کی اس بات
کا مطلب ہم سمجھ گئے، یعنی یہ کہ ہمارا دل
تمہارے پاس ہے اور ہمارا مدعا بھی یہی
ہے کہ تمہارے ہی پاس رہے۔

دو بے تکلف دوستوں میں سے کسی
کی چیز گم ہو جائے اور دوسرے کے ہاتھ
آجائے تو وہ اسے چھپائے رکھتا ہے
اور مالک سے کہتا ہے کہ اگر وہ چیز ہمیں
مل گئی تو ہرگز واپس نہ دیں گے۔ اسی
عام معمول سے غالب نے ایک پُرکلف
مصنوع پیدا کر لیا۔

”ہم نے مدعا پایا تم کے دو مطلب ہیں
اقل یہ کہ ہم نے تمہارا مطلب سمجھ لیا
یعنی دل تمہارے پاس ہے دوم یہ کہ دل
کا تمہارے پاس رہنا ہمارا اصل مقصد تھا